بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(**فتویٰ**) شرعی ثبوتِ ہلال؛۔ **مفتی احمد خانپوری صاحب** حفظہ اللہ

نوٹ؛ ذیل میں مفتی احمد خانپوری صاحب حفظہ االلہ (دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل، ہند) کا فتویٰ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہاہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ یہ فتویٰ ہمیں ماہ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ میں ملا جس کی وجہ سے یہ ہماری پیپرز ایڈیشنز کتب میں شامل نہ ہوسکا (۲۔ اردو ایڈیشنز رجب ۱۴۲۹ھ / شعبان ۱۴۳۰ھ مع ایک انگلش کتاب، نیز ایک انٹرنیٹ انگلش کتاب ``Edition1430 Hilal Judgment on hilal sighting``، دیکھوان چاروں کو ہماری ویب سائٹ www.hizbululama.org.uk کے ہوم پیج پر) اس لئے اسے الگ سے شائع کیا جارہاہے

نوٹ دوم؛۔ ذیل کے سوال کے حوالہ سے اس کے ساتھ وہ پانچ صفحات بھی شامل تھے جو شروع میں ص ایک پر موجود ہے

(صفحہ ۲/۱)

(فتویٰ) مفتی احمد خانپوری صاحب حفظہ اللہ (دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل) ۲ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ

سوال :۔ مبتنیٰ یہود و نصاریٰ کے قمری کیلنڈر کی نیومون تھیوری اور اس کے امکانِ رویت کے مفروضہ فلکی حسابات کی شریعت میں اثباتاً و نفیاً کسی بھی قسم کی حیثیت چاہے وہ ''اعانت'' کے طور پر ہی ہو کیا قابل قبول ہے؟ جب کہ ایسی کوئی بھی اعانت نصوص وسنت کی تردید ہی پر منتج ہو رہی ہے؟ فقط والسلام (دستخط) مولوی یعقوب احمد مفتاحی ناظم مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ، ۲۷ شوال ۱۴۲۹ھ بروز ہفتہ

الجواب ، حامداً و مصلیاً و مسلماً؛ محمود الفتاویٰ میں ہے۔ رویتِ ہلال کے معاملہ میں آلاتِ رصدیہ اور حساباتِ ریاضیہ کے ناقابل اعتبار ہونے کا مسئلہ تقریباً اجماعی مسئلہ ہے،

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ شرح بخاری میں فرماتے ہیں؛ والمراد بالحساب هنا حساب النجوم وتيسيرها، ولم يكونوا يعرفون من ذلك ايضا الا النذر اليسير، فعلق الحكم بالصوم وغيره بالرؤية لدفع الحرج عنهم فى معاناة حساب التسيير واستمر الحكم فى الصوم ولوحدث بعدهم من يعرف ذلك بل ظاهر السياق يشعر بنفى تعليق الحكم بالحساب اصلا، ويوضحه قوله فى الحديث الماضى؛ (فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين) ولم يقل فسئلوا اهل الحساب والحكمة فيه كون العدد عند الاغماء يستوى فيه المكلفون فيرتفع الاختلاف والنزاع عنهم، وقد ذهب قوم الى الرجوع الى اهل التسيير فى ذلك وهم الروافض ونقل عن بعض الفقهاء موافقتهم قال الباجى واجماع السلف الصالح حجة عليهم وقال ابن بزيزة؛ وهو مذهب باطل فقد نهت الشريعة عن الخوض فى علم النجوم لانها حدث وتخمين ليس فيها قطع ولا ظن غالب مع انه لو ارتبط الامر بها لضاق اذ لا يعرفها الا القليل (فتح الباری ج۴ ۱۰۲۳)

علامہ ابن رشد مالکیؒ فرماتے ہیں؛ فان العلماء اجمعوا على ان الشهر العربى يكون تسعا وعشرين ويكون ثلثين وعلى ان الاعتبار فى تحديد شهر رمضان انما هو الرؤية (بدایۃ المجتہد ج۱ ص ۲۰۷)

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں؛ واختلف العلماء فى معنى (فاقدروا له) فقالت طائفة من العلماء؛ معناه ضيقوا له وقدروه تحت السحاب وممن قال بهذا احمد ابن حنبلؒ وغيره ممن يجوز الصوم يوم ليلة الغيم عن رمضان كما سنذكره ان شاء الله تعالى وقال ابن سريج وجماعة منهم مطرف بن عبدالله وابن قتيبة وآخرون؛ معناه قدروه بحساب المنازل وذهب مالك والشافعى وابوحنيفة وجمهور السلف والخلف الى ان معناه قدروا له تمام العد ثلاثين يوما... قال المازرى حمل جمهور الفقهاء قوله ﷺ (فاقدروا له) على ان المراد اكمال العدة ثلاثين كما فسّره فى حديث آخر قالوا لا يجوز ان يكون المراد حساب المنجمين لان الناس لو كلفوا به ضاق عليهم لانه لا يعرفه الا افراد والشرع انما يعرف الناس بما يعرفه جماهيرهم (نووی شرح مسلم ج۱ ص ۳۴۷)

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ میں تحریر فرماتے ہیں؛ والثالث؛ معناه قدروه بحساب المنازل قاله ابو العباس ابن سريج من الشافعية ومطرف بن عبدالله من التابعين وابن قتيبة من المحدثين. قال ابن عبد البر؛ لا يصح عن مطرف واما ابن قتيبة فليس هو عن يعرج اليه فى مثل هذا..... قال الباجى؛ وذكر الراوى انه قيل فى معنى قوله اى فاقدروا له اى قدروا المنازل وهذا لا نعلم احدا قال به الا بعض اصحاب الشافعى انه يعتبر فى ذلك بقول المنجمين والاجماع حجة عليهم (اوجز المسالک ج۵ ص۱۶)

ملا علی قاریؒ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں؛ وفى شرح السنة قال ابن سريج؛ فاقدروا خطاب لمن خصه الله بهذا العلم، وقوله فاكملوا العدة خطاب للعامة هو مردود لحديث (انا امة امية لا نكتب ولا نحسب) فانه يدل على ان معرفة الشهر ليست الى الكتاب والحساب كما يزعمه اهل النجوم، والاجماع على عدم الاعتماد بقول المنجمين ولو اتفقوا على انه يرى ولقوله تعالى مخاطبا لخير امة اخرجت للناس خطابا عاماً فمن شهد منكم الشهر فليصمه ولقوله صلى الله بالخطاب العام صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته) ولما فى نفس هذا الحديث لا تصوموا حتىٰ تروه ولما فى حديث ابى دائود،

علامہ شامیؒ فرماتے ہیں؛ (قوله لا عبرة بقول الموقتين) اى فى وجوب الصوم على الناس بل فى المعراج لا يعتبر قولهم بالاجماع، ولا يجوز للمنجم ان يعمل بحساب نفسه وفى النهر فلا يلزم بقول المقتين انه اى الهلال يكون فى السماء ليلة كذا وان كانوا عدولا فى الصحح كما فى الايضاح (شامی ج۲ ص۱۰۰)

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

ان تمام عباراتِ منقولہ بالاء سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ رویتِ ہلال کے معاملہ میں حساباتِ ریاضیہ اور آلاتِ رصدیہ کا اعتبار نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے، بعض شافعیہ حساب کے معتبر ہونے کے قائل ہیں لیکن خود ان کے ہم مسلک مشائخ نے ان کا رد کیا ہے علامہ شامیؒ نے اپنے رسالہ '' تنبیہ الغافل والوسنان علی احکام هلال رمضان '' میں ایک مستقل فصل قائم فرما کر اس مسئلہ پر کلام فرمایا ہے جس میں مذاہب اربعہ کی کتب معتبرہ کی نقول پیش فرما کر اس کا (یعنی فلکیات و ریاضی کے حسابات کا ثبوتِ ہلال میں غیر معتبر ہونے کے مسئلہ کا۔ ی م) اجماعی ہونا ثابت فرمایا ہے ملاحظہ ہو؛ رسائل ابن عابدین ج ۱ ص ۲۴۶ تا ۲۴۹۔

عمومی طور پر جب یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ حساباتِ ریاضیہ کا اس معاملہ میں اعتبار نہیں تو اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اس کا اعتبار جس طرح وجوب صوم میں نہیں کیا گیا اسی طرح اگر ثقہ اور عادل گواہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ ہم نے چاند دیکھا ہے اور حساباتِ ریاضیہ کے اعتبار سے اس روز رویت کا امکان نہیں تو اس صورت میں بھی محض حساباتِ ریاضیہ کی وجہ سے ان شاہدوں کی شہادت کو رد نہیں کیا جائے گا لیکن چونکہ عام طور پر حضرات مصنفین جہاں حساباتِ ریاضیہ کے عدمِ اعتبار کو بیان فرماتے ہیں وہاں بطور مثال پہلی صورت تحریر فرماتے ہیں کہ اگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہیں آیا اور منجمین واہل ہیئت یہ بتلاتے ہیں کہ چاند موجود ہے تو محض ان کی بات پر روزہ واجب نہ ہوگا (بلکہ ملاعلی قاریؒ کی عبارت میں تو یہاں تک ہے کہ کسی حساب داں نے محض اپنے حساب کی بنیاد پر بلا رویت شرعی روزہ رکھا تو وہ گنہگار ہوگا اور اسی بنیاد پر عید الفطر منائی تو فاسق ہوگا اور افطار کو وجوبی طور پر حلال سمجھا تو کافر ہو جائے گا) اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ دوسری صورت میں یعنی کہ حساباتِ ریاضیہ سے رویت کا عدمِ امکان ثابت ہوتا ہو اور شرعی شہادت رویت کی میسّر ہو جائے تو وہ رد کردی جائے گی، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ علامہ شامیؒ نے جہاں علامہ سبکی شافعیؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''اہلِ حساب کے قول کا اعتبار کیا جائے گا اس لئے کہ حساب قطعی چیز ہے'' وہیں انہوں نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ علامہ سبکیؒ کے اس قول کی خود ان کے ہم مسلک مشائخ نے تردید فرمائی ہے،

اس موقعہ پر جو عبارات مشائخِ شافعیہ کی نقل فرمائی ہیں اس میں اس دوسری صورت کی صراحت موجود ہے اور اس میں صاف صاف لکھا ہے کہ اہلِ حساب کے قول کی وجہ سے شہادت رد نہیں کی جاسکتی بلکہ شہادت پر ہی عمل ہوگا اس لئے کہ شارع علیہ السلام نے شہادت کو یقین کا قائم مقام قرار دیا ہے **ملاحظہ ہو۔** وللامام السبکی الشافعیؒ تالیف مال فیہ الی اعتماد قولهم لان الحساب قطعی اه ومثله فی شرح الوهبانية ،قلت ؛ماقاله السبکی رده متاخر اهل مذهبه منهم ابن حجرؒ والرملیؒ فی شرح المنهاج ،وفی فتاوی الشهاب الرملی الکبیرالشافعی سئل عن قول السبکی لوشهدت بینة برویة الهلال لیلة الثلاثین من الشهروقال الحساب بعدم امکان الرؤیة تلک اللّیلة عمل بقول اهل الحساب لان الحساب قطعی والشهادة ظنیة ،واطالفی ذلک فهل یعمل بماقاله ام لا؟وفیمااذارئوی الهلال نهاراقبل طلوع الشمس یوم التاسع واعشرین من الشهر وشهدت بینة برونیة الهلال رمضان لیلة الثلاثین من شعبان فهل تقب الشهادة ام لا؟لان الهلال اذاکان الشهر کاملایغیب ولیلتیناوناقصا یغیب لیلة اوغاب الهلال اللیلة الثالثة قبل دخول وقت العشاء لانهﷺ کان یصلی العشاء لسقوط القمر الثالثة هل یعمل بالشهادة ام لا؟ فاجاب؛بان المعمول به فی المسائل الثلاث ماشهدت به البینة لان الشهادة نزلها الشارعؑ منزلة الیقین وماقاله السبکی مردود رده جماعة من المتائخرین ولیس فی العمل بالبینة مخالفة لصلاتهﷺ ووجه ماقلناه ان الشارعؑ لم یعتمد الحساب بل الغاه بالکلیة بقوله (نحن امة امیة لانکتب ولانحسب الشهر هکذا وهکذا) وقال ابن دقیق العید الحساب لایجوز الاعتماد علیه فی الصلوة انتهی. والاحتمالات التی ذکرهاالسبکی بقوله ولان الشهادة قد یشتبه علیه الخ لااثر لهاشرعًالامکان وجودها فی غیرها من الشهاداتاه (ردالمحتار علی درالمختار ج ۲ ص ۱۰۰)

اس بحث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر رصدگاہ والے یہ اعلان کریں کہ '' فلاں روز رویت ممکن نہیں اور شہادتِ شرعیہ سے اس روز رویت ثابت ہو جائے تو شہادت پر ہی عمل ہوگا'' محض رصدگاہ کی تحقیق وحساب کی وجہ سے شہادت رد نہیں کی جاسکتی، ہاں یہ ضرور ہے کہ اس شہادت کو ماننے کی وجہ سے مہینہ ۲۹ سے کم کا لازم نہ آتا ہو، اس لئے کہ اگر مہینہ ۲۹ سے کم کا لازم آتا ہے تو وہ دن محلِ شہادت ہی نہیں، لقوله علیه الصلوٰة والسلام ؛الشهر هکذا وهکذا وعقدالابهام فی الثالثة ثم قال ؛الشهرهکذاوکذا یعنی تمام الثلاثین یعنی مرة تسعاوعشرین ومرة ثلاثین (متفق علیه) (محمود الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۳۶ تا ۱۴۲)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم **(صدر مفتی)** احمد خانپوری (حفظہ اللہ) ۲ ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ (مہر دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل ضلع نوساری)

الجواب صحیح ؛(معین مفتی) عبدالصمد راجکوٹی (حفظہ اللہ) الجواب صحیح ؛(نائب مفتی) عباس داؤد بسم اللہ (حفظہ اللہ)

قارئین کرام حضرات وخواتین:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ بخوبی واقف ہی ہیں، کہ ہمارے یہاں اکثر ابر آلود موسم کی وجہ سے ۲۹ویں کی شام چاند رات اکثر نہیں دکھائی دیتی اس لئے خبر مستفیض کے مطابق پچھلے ۲۵ برسوں سے سرزمینِ حرمین شریفین، سعودیہ کی خبر پر عمل کرتے چلے آئے ہیں اور اس عرصہ میں چند بار ۲۹ویں کی شام برطانیہ میں بھی چاند دکھائے دئے جس کا رکارڈ آپ ہماری اردو، انگلش کتب میں نیز ہماری ویب سائٹ www.hizbululama.org.uk میں بھی دیکھ سکتے ہیں

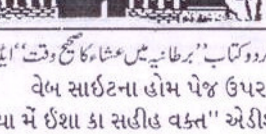

شائع کردہ:۔ **مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی برطانیہ** حزب العلماء یوکے، دار العلوم بری، جمعیۃ العلماء برطانیہ

نوٹ :ویب سائٹ کے ہوم پیج پر نئی اردو کتاب ''برطانیہ میں عشاء کا صحیح وقت'' ایڈیشن ۳ رکھی گئی ہے
વેબ સાઈટના હોમ પેજ ઉપર નવી કિતાબ
"બરટાનિયા મેં ઈશા કા સહીહ વક્ત" એડીશન–૩ મૂકવામાં આવી છે.
NB: New Urdoo Book ``Birtanyah me Esha ka Sahih Waqt ``Edition - 3 is on Home page